سوال

(131)مرزائی کا مسجد میں آنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا کسی مرزائی کو وعظ و نصیحت سنانے کے لیے مسجد میں لایا جا سکتا ہے؟ اسی طرح جمعہ مبارک کے دن اسے خطبہ سنانے کے لیے مسجد میں لانا شرعاً کیا حیثیت رکھتا ہے، اس سے مقصود اسے راہ راست پر لانا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی بھی غیر مسلم کو وعظ و نصیحت کے لیے مسجد میں آنے کی دعوت دی جا سکتی ہے، ممکن ہے کہ اس طرح اسے توبہ اور قبول اسلام کی توفیق مل جائے، قرآن کریم میں اس کا واضح اشارہ موجود ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ طلب کرے تو اسے پناہ دے دوتا آنکہ وہ اللہ کا کلام سن لے پھر اسے اپنی جائے امن تک پہنچا دو۔‘‘[1]

اس مقام پر مشرک کو پناہ دینے کا مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ کی باتیں سن لے اور اسے اسلام کو سمجھنے کا موقع مل جائے، اسی طرح اگر مرزائی مسجد میں آنے کی خواہش رکھتا ہے تو اسے موقع دینا چاہیے اور موقع کی مناسبت سے ایسا درس دیا جائے جس سے وہ مطمئن ہوسکے، جس آیت کریمہ میں مشرکین کو پلید کہا گیا ہے وہ عقائد و اعمال کی نجاست کی وجہ سے انہیں نجس قرار دیا گیا ہے، ویسے بھی وہاں مسجد حرام میں داخلے کی پابندی کا ذکر ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ’’مشرک انسان کا مسجد میں داخل ہونا۔‘‘[2]

پھر انھوں نے اس عنوان کو ثابت کرنے کے لیے ایک حدیث پیش کی ہے، جسے ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے:

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مختصر سا دستہ نجد کی طرف روانہ فرمایا وہ لوگ قبیلہ بنو حنیفہ کا ایک آدمی پکڑ لائے جسے ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا، اسے مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا۔‘‘[3]

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کو بھی مسجد میں ٹھہرایا تھا، نیز ایک مرتبہ وفد ثقیف، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور وہ لوگ مشرک تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مسجد نبوی میں ہی ٹھہرایا تھا۔[4] بہر حال اگر وعظ و نصیحت اور تبلیغ مقصود ہو تو مرزائی کو خطبہ جمعہ سننے کی دعوت دی جا سکتی ہے، اور اس کا مسجد میں آنا اور خطبہ جمعہ سننا قابل مواخذہ نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

[1]التوبہ:٦۔

[2] صحیح بخاری، الصلوۃ باب: ٨٢۔

[3] صحیح بخاری، الصلوۃ: ٤٦٩۔

[4]مسند امام احمد، ص ٣٤٣، ج ٦۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:152

محدث فتویٰ